مالی تعاون سے ہوئی تھی۔ مرحومہ کی وفات ۱۹۶۵ء میں ہوئی تھی۔

اس ترجمہ وتفسیر میں خاص طور پر شاہ عبد القادر دہلویؒ کی تفسیر موضح القرآن اور شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کے ترجمے اور مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے تفسیری حواشی سے استفادہ کیا گیا ہے۔ موضح القرآن اور تفسیر عثمانی سے بعض عبارتیں کہیں بعینہ اور کہیں کچھ حذف و اضافہ کے ساتھ لے لی گئی ہیں۔ اردو اور عربی کی دیگر تفاسیر بھی پیش نظر رہی ہیں۔ ترجمہ آسان اور با محاورہ ہے۔ دورانِ ترجمہ جا بجا بین القوسین وضاحت کی گئی ہے۔ حواشی مختصر اور عام فہم ہیں۔

اس ترجمہ و تفسیر کی تحقیق و تعلیق کی خدمت مولانا محمد سراج الہدیٰ ندوی ازہری، استاد تفسیر و حدیث، دار العلوم سبیل السلام حیدر آباد نے انجام دی ہے۔ انھوں نے حواشی میں حسبِ ضرورت حوالہ جات کا اہتمام کیا ہے، کہیں کہیں مزید حواشی کا اضافہ کیا ہے اور مفسرہ کے حواشی سے فرق کرنے کے لیے آخر میں بین القوسین اپنی کنیت 'ابو یحیٰ' لکھ دی ہے۔ انھوں نے ہر سورت کی ابتدا میں اس کا مختصر تعارف کرایا ہے، جس میں اس کی فضیلت، مضامین کا بیان اور معانی و مطالب کی وضاحت ہے۔ کہیں کہیں غیر مانوس یا قلیل الاستعمال الفاظ کو بدل دیا ہے۔ اسی طرح قدیم رسم الخط کو رائج رسم الخط میں تبدیل کر دیا ہے۔ عبارت کو مربوط اور بہتر بنانے کے لیے معمولی ترمیم و اضافہ سے بھی کام لیا ہے۔ اس تحقیق و تدوین سے کتاب کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ اس خدمت پر مولانا ازہری تحسین وستائش کے مستحق ہیں۔ (محمد رضی الاسلام ندوی)

حدیث نبویؐ اور سائنسی علوم — مولانا عبد الحق ہاشمی

ناشر: اسلامک ریسرچ اکیڈمی۔ ڈی ۳۵، بلاک ۵، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ ۷۵۹۵۰

صفحات: ۳۲۵، قیمت درج نہیں۔

وحی الٰہی اور سائنس کے درمیان بعض پہلوؤں سے مماثلت اور ہم آہنگی پائی جاتی ہے اور بعض پہلوؤں سے ان کے مابین اختلاف اور تضاد نظر آتا ہے۔ مماثلت کا

ایک پہلو واضح ہے کہ دونوں حصولِ علم کے معتبر ذرائع ہیں۔ سائنس سے قوانینِ فطرت کی معرفت اور خواصِ اشیاء کی پہچان ہوتی ہے اور یہی فائدہ وحی سے بہ درجۂ اتم حاصل ہوتا ہے۔ سائنس کی رسائی جن حقائق تک تجربات کے طویل سلسلے کے بعد ہوتی ہے، وحی سے وہ یک دم حاصل ہو جاتے ہیں۔ پھر سائنسی تجربہ ومشاہدہ بسا اوقات تغیر، بلکہ تضاد سے دوچار رہتا ہے، جب کہ وحی جس حقیقت کا اعلان کرتی ہے اس میں کسی تغیر یا تبدیلی کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ قرآن وحدیث وحی کی دو صورتیں ہیں۔ ایک وحی متلو کہلاتی ہے اور دوسری وحی غیر متلو۔ قرآن وسائنس پر تو دنیا کی مختلف زبانوں میں قابلِ قدر کام ہوا ہے، لیکن حدیث وسائنس پر زیادہ توجہ نہیں دی جاسکی ہے۔ زیرنظر کتاب کی اہمیت یہ ہے کہ اس میں سائنسی معلومات کی روشنی میں احادیثِ نبوی کی حکمتیں واضح کی گئی ہیں۔

یہ کتاب سات (۷) ابواب پر مشتمل ہے۔ ابتدائی تین (۳) ابواب انسانی صحت سے متعلق ہیں۔ باب اول میں حفظانِ صحت، باب دوم میں تشخیصِ مرض، دوا سازی اور علاج معالجہ اور باب سوم میں نفسیاتی صحت سے متعلق احادیث پیش کی گئی ہیں اور قدیم وجدید طبی معلومات کی روشنی میں ان کی تشریح کی گئی ہے اور ارشاداتِ رسول کی معنویت اور حکمت ثابت کی گئی ہے۔ باب چہارم کا عنوان 'برقیات' ہے۔ اس میں صوتی وفضائی آلودگی، تابکاری کے اثرات، لاسلکی ذرائع ابلاغ، شعاعوں کا عمل دخل، سمعی وبصری آلات جیسے موضوعات پر احادیث سے رہ نمائی فراہم کی گئی ہے اور سائنسی معلومات کو بہ طور تائید پیش کیا گیا ہے۔ پانچواں باب 'علم الحیوان' پر ہے۔ چھٹے باب میں مختلف مظاہر قدرت کا احاطہ کیا گیا ہے، مثلاً مادۂ تخلیق، قانونِ توارث، ڈی این اے کی خصوصیات، شجرکاری، فنِ تعمیر، زمینی پیداوار، ذرائع سفر، ہوا کے ذریعہ بارآوری، پانی کی کمی کا مسئلہ، وقت کی تنظیم، عام تباہی کے اسلحہ، معدنیات اور صنعت وحرفت وغیرہ۔ ساتواں اور آخری باب 'فلکیات' پر ہے۔ اس میں اجرامِ سماوی اور روئے زمین پر اس کے اثرات سے متعلق احادیث کی سائنسی توجیہات پیش کی گئی ہیں۔